بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ التوبہ

(۳)

(گذشتہ سے پیوستہ)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَالَکُمْ اِذَا قِیْلَ لَکُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَی
الْاَرْضِ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ

ایمان[192] والو، تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلو تو زمین پر ڈھیر ہوئے جاتے ہو[193]۔ کیا تم آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے ہو؟ (حقیقت

۱۹۲؎ یہ چوتھا شذرہ ہے اور ۹ ؍ ہجری میں کسی وقت نازل ہوا ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کی تیاری کر رہے تھے۔ یہود و نصاریٰ اور مشرکین کے خلاف اعلان جنگ کے بعد یہاں سے روے سخن اب منافقین کی طرف ہے اور سورہ کے آخر تک اُنھی کا تعاقب فرمایا ہے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

> ’’... اِس سے پہلے منافقین کے رویے پر جو تنقید بھی ہوئی، اُس کا لب ولہجہ نرم رہا ہے، لیکن اِس سورہ میں جس طرح مشرکین اور اہل کتاب کے باب میں آخری فیصلے کا اعلان کر دیا گیا ہے، اُسی طرح منافقین کے بارے میں بھی ایک قطعی فیصلہ سنا دیا گیا ہے تاکہ اُن میں سے جن کے اندر توبہ اور اصلاح کی کوئی صلاحیت باقی ہے، وہ توبہ اور اصلاح کے لیے اسلامی معاشرے کے صالح جزو بن جائیں اور جو بالکل مردہ ہو چکے ہیں، وہ خس و خاشاک کے

اِلَّا قَلِيۡلٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّا تَنۡفِرُوۡا يُعَذِّبۡكُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا وَّيَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ وَلَا
تَضُرُّوۡهُ شَيۡـًٔا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۳۹﴾ اِلَّا تَنۡصُرُوۡهُ فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذۡ
اَخۡرَجَهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ثَانِىَ اثۡنَيۡنِ اِذۡ هُمَا فِى الۡغَارِ اِذۡ يَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحۡزَنۡ
اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَـتَهٗ عَلَيۡهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوۡدٍ لَّمۡ تَرَوۡهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيۡنَ

یہ ہے کہ) آخرت میں تو دنیا کی زندگی کا یہ سروسامان بہت تھوڑا نکلے گا۔ (اِس لیے اٹھو)، اگر نہیں اٹھو گے تو (یاد رکھو کہ) خدا تمھیں دردناک سزا دے گا اور تمھاری جگہ کسی دوسری قوم کو لے آئے گا اور تم خدا کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے۔[۱۹۴] خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔[۱۹۵] اگر تم پیغمبر کی مدد نہیں کرو گے (تو کچھ پروا نہیں)، اُس کی مدد تو اللہ نے اُس وقت فرمائی، جب انھی منکروں نے اُس کو اِس طرح نکالا تھا کہ وہ صرف دو میں کا دوسرا تھا،[۱۹۶] جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کرو،

اُس ڈھیر میں شامل ہو جائیں جس کے صاف کر دینے کا آخری فیصلہ قدرت کی طرف سے ہو چکا ہے۔‘‘

(تدبر قرآن ۳/ ۵۷۲)

۱۹۳؎ اصل الفاظ ہیں: ’اِثَّاقَلۡتُمۡ اِلَى الۡاَرۡضِ‘۔ اِن میں، اگر غور کیجیے تو قرآن نے اُس حالت کی تصویر کھینچ دی ہے جسے بیان کرنا مقصود ہے۔

۱۹۴؎ یہ اُن لوگوں کی سزا ہے جنھیں خدا اپنے کسی مشن کے لیے منتخب کر لے اور وہ اُس کے تقاضوں کو پورا کرنے سے انکار کر دیں۔ ذریت ابراہیم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو معاملہ ہمیشہ رہا ہے، وہ اسی قانون کے تحت ہے۔

۱۹۵؎ یہ مختصر سا جملہ بہ یک وقت کئی حقیقتوں کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ استاذ امام امین احسن اصلاحی نے وضاحت فرمائی ہے، وہ لکھتے ہیں:

> ’’...ایک یہ کہ خدا تمھیں عذاب دینے پر قادر ہے، دوسری یہ کہ تمھاری جگہ دوسروں کو اٹھا کھڑا کرنے پر قادر ہے، تیسری یہ کہ وہ اپنی ہر اسکیم بروے کار لانے پر قادر ہے، اپنے کسی بھی ارادے کی تکمیل میں وہ کسی کا محتاج نہیں۔‘‘
>
> (تدبر قرآن ۳/ ۵۷۶)

۱۹۶؎ یہ سفر ہجرت کی طرف اشارہ ہے جس میں صرف سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

كَفَرُوا السُّفْلٰى وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِىَ الْعُلْيَا وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۰﴾
اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ

اللہ ہمارے ساتھ ہے[۱۹۷]۔ اللہ نے اُس وقت اُس پر اپنی سکینت نازل فرمائی اور ایسے لشکروں سے اُس کی مدد کی جو تم کو نظر نہیں آئے اور منکروں کی بات اُس نے نیچی کر دی اور خدا کی بات ہی اونچی رہی۔ اللہ زبردست ہے، وہ بڑی حکمت والا ہے[۱۹۸]۔ ۳۸-۴۰

تم نکلو، خواہ تم ہلکے ہو یا بوجھل، اور اپنے جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو[۱۹۹]۔ یہ تمھارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانو۔ (اے پیغمبر)، اگر فائدہ نزدیک اور سفر ہلکا ہوتا تو یہ لوگ ضرور تمھارے پیچھے ہو لیتے، مگر یہ منزل اِن پر کٹھن ہو گئی[۲۰۰]۔ اب یہ اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم نکل سکتے تو ضرور

۱۹۷؎ روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِس اندیشے سے کہ آپ کا تعاقب کیا جائے گا، مکہ سے نکل کر تین دن کے لیے غار ثور میں پناہ گیر ہو گئے تھے۔ یہ اُسی موقع کا ذکر ہے۔ آپ کا تعاقب کرنے والے عین اُس غار کے دہانے تک پہنچ گئے تھے جس میں آپ چھپے ہوئے تھے۔ سیدنا ابوبکر کو سخت خوف لاحق ہوا کہ کہیں کوئی شخص آگے بڑھ کر غار میں جھانک نہ لے، لیکن آپ کے اطمینان میں کوئی فرق نہیں آیا اور اپنے ساتھی کی تسلی کے لیے آپ کی زبان مبارک سے وہ بے مثل الفاظ نکلے جو قرآن نے یہاں نقل کیے ہیں*۔

۱۹۸؎ یہ بالاجمال اُن سب تائیدات الٰہی کا حوالہ ہے جو اُس وقت تک ظاہر ہو چکی تھیں۔

۱۹۹؎ یعنی سروسامان کم ہو یا زیادہ، اُسے جہاد سے جی چرانے کا بہانہ نہ بناؤ۔ یہ نفیر عام کا موقع ہے۔ اِس نوعیت کا کوئی عذر بھی اِس وقت مقبول نہیں ہے۔

۲۰۰؎ یعنی تبوک کا سفر جس میں روم جیسی بڑی اور منظّم طاقت سے مقابلہ تھا، مسافت طویل تھی، موسم شدید گرم تھا اور نئے سال کی فصل پک کر کٹنے کے لیے تیار ہو چکی تھی**۔

---

* السیرۃ النبویہ، ابن ہشام ۲/۱۱۱۔

یُهۡلِکُوۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ وَاللّٰهُ یَعۡلَمُ اِنَّهُمۡ لَکٰذِبُوۡنَ ﴿۴۲﴾

تمھارے ساتھ نکلتے۔ یہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں[۲۰۱]۔ اللہ جانتا ہے کہ یہ بالکل جھوٹے ہیں۔ ۴۱-۴۲

۲۰۱؎ اللہ اور اُس کے رسول کے سامنے جھوٹے عذرات پیش کیے جائیں تو اُس کا نتیجہ، ظاہر ہے کہ یہی ہے اور یہی ہونا چاہیے۔

[باقی]

---

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

”...مسلمانوں کے لیے اللہ کا وعدۂ نصرت غیر مشروط نہیں ہے کہ وہ جو روش بھی چاہیں اختیار کریں لیکن خدا کی نصرت ہر حال میں ان کے ہم رکاب ہی رہے، بلکہ یہ مشروط ہے اس شرط کے ساتھ کہ مسلمان اداے فرض میں ڈھیلے نہ پڑیں، اطاعت امر میں اختلاف نہ کریں، خدا اور رسول کی نافرمانی نہ کریں، آخرت کو چھوڑ کر دنیا کے طالب نہ بنیں۔“

(تدبر قرآن ۲/ ۱۹۳)

** السیرۃ النبویہ، ابن ہشام ۴/ ۱۳۱۔